

مگر یاد رکھو گے یہ سبق تم
لے جاؤ گے اور وہ سبق تم



منت مہجور جنت میں ورق تم
ان شام شد شکستہ بن کجاویں

پہلا سبق

تصنیف
مفتی حسن علی اہل حق القسطنطنیہ رحمۃ اللہ علیہ
مہر طہرین بیام بہت مطلع شالی آریج صوفیہ مدراس

ترتیب و
اشرف سعوی
بقیہ سنت اہل حق

المصاحف

پہلا سبق

الْحَقُّ حَقٌّ كَمَا فِي دَلِيلِي
مَدْرَسَةُ قَاسِيَا دَارُ الْمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ

قوسدا چھے مطالب ہیں روشن و رنگیں
ہے نہ مستہر دل کشا و خوشیں آئیں
چہل سبق کے مصنف حسن علی مہر طہرین
ہے جن کی روح مکن اندرونِ خلد ہیں
یہ سن کا پیش (شرقِ سعوی) دنیا
نگاہِ فاضل دوراں ہے قابلِ تحسین
لطیف اشائے شمع راہِ علم و فن
ہی ہے صہنِ گلستاں پر سنگلاخِ نہیں
ہے پاکِ حشو و زوائد سے مشائے
نہ جاسے جان و چرا، موقعِ چنان چہ نہیں
جو رنگ لائی ہے یہ ریشہ آرزوِ مشائے
اب اس تہن سے بھرے دامنِ پناہ نہیں
مغیر عام کھالی خدا کرے اس کو
خوشاؤ پہل سبق طہرین ہے رسالہ ہیں

ALMASABIT

Arabic College, Bangalore - 560 045.



DR. S.P. @ BOCWATI 560031

تصنیف

(مجموعہ نثر و شاعری)

گر یاد رکھو گے یہ سبق تم
لے جاؤ گے اور دل پر سبق تم

۷۸۹

مت بھویہ چیت میں ورق تم
ان شاء اللہ شک نہیں پھر میں

پہلی سبق

تصنیف

منشی حسن علی آفریدی

مہنہ وطن پناہ بہت (منبع شالی آرکائیو)

ترتیب نو

اشرف سعودی رباتوی، فاضل یونین

اصحاف

۱۹۷۲

۱۳۹۲

ایتن

کتبہ





الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسولہ محمد
والہ واصحابہ اجمعین اما بعد خاکسار زلیٰ نسیٰ حسن علی نقشبندی عفی عنہ نے
سن ایک ہزار دو سو ستتر (۱۲۷۶ھ) ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ چند سطرین بر خوردار
میان ظہر علی تہ الشجرۃ و زاد علمہ کے واسطے لکھیں اور نام اس کا پہل سبق رکھا۔

پہلا سبق

واحد	جمعہ	حروف
ایں	ایں۔ اینہا	پہ
اک	وہ	بہ
است	ہیں	چہ
ہست	ہیں	چہ
بود	تھا	چہ
نہ۔ مانے	نہیں	تھا
نہیں	نہیں	تھا

دوسرا سبق

اسماء ذی روح	اسماء ذی ریح
مردم	لوگ
طفل	بچہ
پیر	بوڑھا
مرد	مرد
زن	عورت
باغبان	مالی

تیسرا سبق

خدا ایک ست۔ دہمیسہ برقی ست۔ و شفاعت حق ست۔ و جنت و دوزخ
حق ست۔ آدمی جاہل ست و ظالم۔ اس طفل ست۔ اس مرد بے علم ست،
و بے علم آدمی از حیوان بدتر ہوگا ناپاک جانور ست، و از بے نسی از حیوان
بہتر۔ اس بے وفاست، و از بے وفامردم سگ بہتر۔ اس گھ
برائے آن طفل ست۔ اس پیر زن در خانہ بود۔ آن گربہ بر دیوار بود۔

ایناں در بوستان بودند۔ سگ و گربہ در یک خانہ

ہستند۔ باغبان در خانہ ہست نہ در بوستان

اس چہ چیز ست۔ اس چہ تخم ست۔

شغال از سگ زیادہ چکا لاک ست۔

چوتھا سبق

برائے	اُس پر	ہیں	یہی	کے	کوئی شخص	کار	کام
برو	اُس پر	چناں	ویسا	کدام	کون	فضیلت	بزرگی
بریں	اُس پر	(چنو)	(ویسا)	کہ	کون	ہنوز	آب تک
دراں	اُس میں	چنیں	ایسا	کجا	کہاں	شمشیر	تلوار
درو	اُس میں	چوں	جب جیسا	ہمہ	تمام	خو	نصحت
دریں	اُس میں	چو	جب جیسا	انکوں	اب	عزیز	پایا
ازاں	اُس سے	جز	سوا	ہم	بھی	آں کہ	وہ جو
ازو	اُس سے	غیر از	سوا	نیز	بھی	سخن	بات
ازیں	اُس سے	غیر از	سوا	قدے	تھوڑا	پچوں	مانند
ہماں	وہی	میچ	کوئی کچھ	درانجا	وہاں	(قادر)	(قد والا)
(ہمو)	(وہی)	کس	شخص	درنجا	یہاں	(آب)	(پانی)

پانچواں سبق

غیر از خانہ کے مددگار نیست اگر در خانہ کس ست یک دوازہ ست خدایہم ہر چیز قادر ست۔
 چو جاہل کے درجہاں خوانست ہنوز میں مدد علم ست خزانے علم نہراں بہتر دریں جاہل
 بیچ نیز وفادار نیست انکوں دران خانہ کدام ست این ہم یک حقیقت ست جز تو کے دران خانہ
 نہ بود۔ اونیز دران ہوتاں بود بغیر از علم آدمی رافضیت نیست دریں کوزہ قدے آب
 باقی ست چہاں کس خانہ بود نہ دران چاہے ہر ست دریں کلام شخص ست ہنراں ہم ہر بہتر ست

چھٹا سبق

سفیہ	اُجلا	تلخ	کڑوا	تہی	خالی	زشت	بُرا
سیاہ	کالا	ترش	کھٹا	پُر	بھرا	نیک	اچھا
سُرخ	لال	شور	کھارا	انک	تھوڑا	خوب	اچھا
سبز	ہرا	سرد	ٹھنڈا	بسیار	بہت	گرسنہ	بھوکا
زرد	پیلا	(گرم)	بلند	اونچا	تشنہ	پیاسا	
(کبود)	(نیلا)	خشک	سوکھا	پست	نیچا	راست	سیدھا
شیریں	میٹھا	تر	بھیکا	بد	بُرا	کج	ٹھیرھا

ساتواں سبق

سفید رنگ از ہم بہتر ست۔ سُرخ و زرد لباس براے زن ست۔ این گرہ بسیار
 گرسنہ ست و آں سگ نیز۔ دوا اگرچہ تلخ ست لیکن در وفائدہ بسیار ست۔ این دخت
 بسیار بلند ست۔ این کوز پُر از آب ست۔ بسیار کس درجہاں بے علم اند بے حیا مردم و
 خاک ہر دو برابر اند۔ نیک ست آں کہ از حد بیزار ست۔ مبارک ست آں سینہ کہ
 از کینہ پاک ست۔ جز خدائے تعالیٰ کے غیب ان نیست کافر اند آںہا کہ از نماز نیز اراند۔
 بدو ہمہ جا خواہست و نیک مرد و بہر جا عزیز۔ دریں پیالہ انک آب باقی ست۔ این
 غنچہ ہراں شاخ بود۔ آں گل بسیار خوش رنگ ست۔ این کاغذ سفید ست آں قلم سیاہ
 آں دروازہ چراندست؟ کج مزارع آدمی چوں سگ ست۔ این سخن راست و بس

آٹھواں سبق

قاعدہ :- "صفت" کے بعد لفظ تر زیادہ کرنے سے "تفضیل" بنتی ہے اور لفظ ترین بڑھانے سے "مبالغہ"

صفت	بہ	اچھا	تلخ	سبک	نرم	بلند	گرم
تفضیل	بہتر	بہت اچھا	تلخ تر	سبک تر	نرم تر	بلند تر	گرم تر
مبالغہ	بہترین	سب سے اچھا	تلخ ترین	سبک ترین	نرم ترین	بلند ترین	گرم ترین

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
پدر	بپ	مادر	مادر
برادر	بھائی	خواہر	بہن
پسر	بیٹا	دختر	بیٹی
غلام	غلام	کینز	باندی
		شیر نر	باگھ
		شیر مادہ	باگھن
		نر شیر	باگھن
		گاؤ نر	بیل
		نر گاؤ	بیل

نواں سبق

قاعدہ :- "ذی روح کی جمع آن سے ہوا کرتی ہے اور غیر ذی روح کی لفظ ہا سے (جیسے بظلال گہا،

بعض اوقات اس کے خلاف بھی درستے مثلاً درختاں، اسپا وغیرہ بعض کموں کی جمع کے لئے یہ الفاظ زیادہ کئے جاتے ہیں یاں، گال، جتا، آتے دانا یاں بچگاں، اماجات حیوانات وغیرہ

قاعدہ :- اگر کسی اک حرف آخر الف یا واو ساکن ہو تو اس کی جمع کے لئے لفظ یاں بڑھانا چاہئے جیسے دانا، دانا یاں، پری نو، پری نو یاں۔ اگر کسی اک حرف آخر میم کے آخر میں آئے متقی ہو، تو اس کو گ سے بدلنا چاہئے مثلاً بچہ، بچگاں۔ خواجہ، خواجگاں وغیرہ۔ اگر کسی اک حرف آخر ذی روح کے آخر میں آئے متقی ہو تو اس کو گرا دینا چاہئے، جیسے خانہ، خانہا۔ دانہ، دانہا وغیرہ۔

گزارش مکتوبینا کم سے ہے کہ جیسے سبق پر مرقوم اسلئے صفات کی تشویشیں اور دہانے کے صیغہ طلبہ کے لئے ہیں اور ان میں سے کچھ ہیں۔

فیل	باتھی	چغہ	آلو	مور	چوٹی	ناں	روٹی
شتر	اونٹ	زغن	چیل	مگس	مکھی	خواجہ	صاحب
آہو	ہرن	زانغ	کوا	موش	چوہا	نوازش	مہربانی
گوسفند	بجری	گنچنگ	چڑیا	سنگ	پتھر	نامہ	خط
گوسپند	بجری	طاؤس	مور	کود	پہاڑ	پری رو	خوبصورت
بوزینہ	بندر	سرطان	گیکڑا	چاہ	کنواں	پروانہ	پتنگا
گرگ	بھیریا	کرڈم	بچھو	گمیاہ	گھاس	ریگ	بالو
دد	دندہ	مار	سانپ	خار	کانٹا	شمشیر	تیلوار

دسواں سبق

اس کتاب برے بظلال فائدہ مند ست ناداں دوست بدترین دشمن ست مور خنثی جانور ست، وسست آدمی از مور خراب و خوار تر۔ خاک بے حیا و مردار ست و بے حیا مرد از خاک بدتر و خوار خراب ترین شخص آنست کہ بے علم ست نیکیاں در جہاں بسیار کم اند و بدکاراں از مور و مگس زیادہ تر ناں برے انسان ست نہ کہ انسان برے ناں۔ مار و کرڈم موزی جانور اند۔ مادر بر فرزنداں از پدر زیادہ مہربان ست لیکن پروردگار از ہم زیادہ مہربان۔ چغہ، زانغ، زغن وغیرہ اس قسم حیوانات حرام اند۔ زن واسپ و شمشیر بے وفاند۔ اس طاؤس چہ خوش رنگ ست۔ دران میدان آہواں بے شمار اند فیل حرام ست و گوسفند حلال۔

گزارش مکتوبینا کم سے ہے کہ ان امور کی تفصیل طلبہ کے لئے ہے اور درج ذیل ہیں۔

سبزے سخت	میو شیریں	شے خوب	برگ خشک
تمنائے خراب	خامہ سیاہ	سے سُرخ	پسرنیک
خوے بد	بچہ چالاک	بینی بلند	سر بلند
گرہائے سفید	خواجہ نیک	گلو زرد	کوہ سیاہ
دختہائے بلند	بوزئیہ بد صورت	پرتو نیک	راہ نیک
شاخہائے نرم	گرہ سیاہ	شتران مست	سنگ سفید
گھبھائے تازہ	خاتمہ آباد	طاؤسان خوش رنگ	چاہ عمیق
چاہا خشک	غنچہ سُرخ	برادران مہراں	گیاہ سبز
شترے مست	رُوے نیک	پسران ناقص عقل	رُوباہ چالاک

سفید کاغذ	سبز نیالیہ	بدخو	بلند بینی	قابل شخص	نیک مرد
-----------	------------	------	-----------	----------	---------

مضاف مضاف الیہ کی مثالیں

قاعده۔ اگر اس کا آخری حرف "اے مخفی" ہو، تو اس پر ہمہ لگانا چاہئے۔ اگر آخری حرف "الف" ہو یا "واو" قبل مضمم ہو تو اس کے بعد حرف یہ زیادہ کرنا چاہئے۔ اس کے سوا باقی سب اسموں میں کسہ لگانا چاہئے۔

موصوف، صفت اور مضاف مضاف الیہ کی مثالیں

گر ب سبز	تخت درویش	شهر مست	برادر زید	درختان بلند	باغ غواب
سنگ سپید	روان مسجد	غنچه سرخ	درخت انار	چایها خشک	زمین باغ
گر ب سیه	پسر زید	پرداخت فقید	درآمد سر	کتاب آسان	حق نظر علی

فائدہ۔ جب کسی کلمے کے آخر میں دَ یا تَن رہے اور اس میں مصدری معنی ہوں، تو اُس کو مصدر دہولتے ہیں، کیوں کہ اُس سے کوئی طرح کے صیغے نکلتے ہیں۔

خوردن	کھانا	کشتن	مار مارانا	آوردن	لانا	شریک داشتن	قتل مچمانا
خفتن	سونا	رازدن	با کنا	گذاردن	گذارنا	خشم راندن	غصه کرنا
گفتن	کہنا	کردن	کرنا	داشتن	رکھنا	دشمن ادا	گالی دینا
آنگھٹن	اٹھانا	شنیدن	سنا	دادن	دینا	بخشیدن	بخشنا
زدن	مارنا	نہادن	رکھنا	دفعہ گفتن	بھولنا	آمدن	آنا

چودھواں سبق

خوردن و خفتن غمے حیوان ست و دروغ گفتن و شر انگیزتن کار شیطان
 ردن و کشتن و خشم راندن عادت و زندگان ست و کاریک کردن غمے فرشتگان
 بسیار گفتن نشان احمقی ست۔ کلم گفتن بہ از یہودہ گفتن۔ انتظار کردن
 بدتر از موت ست۔ کلم گفتن و بسیار شنیدن کار حکیم ست۔ زہر برائے
 خرچ کردن ست نہ برائے نہادن۔ ایمان برخدا و رسول آوردن و نمک از
 گزاردن و روزہ ماہ رمضان داشتن و حج کردن و زکوٰۃ دادن فرض ست۔
 حسد برکے کردن نیکی برباد دادن ست۔ دشنام دادن عادت کھینگان ست۔
 پسر نمونہ پدر ست۔ بدترین مردم مردم آزاد ست۔ سگ زرد ہم برادر
 شغال ست۔ سگ حضور بہ از برادر دور۔ وعادہ خلافی یکے از نشان منافقی ست۔

غائب		حاضر		منتکلم		ضمائر منفصله	
او	تو	تو	تو	من	میں	واحد	
اوشان	تم	شما	ہم	ما	ہم	جمع	
غائب		حاضر		منتکلم		ضمائر متصلہ	
اُو	تو	ای	میں	اُم	یہ	واحد	
اند	تم	اید	ہم	ایک	ہم	جمع	

قاعدہ ۶۔ ضمائر منفصلہ کو لفظ کے ساتھ ملا کر نہیں لکھتے۔ اور ضمائر متصلہ کو صیغے کے ساتھ ملا کر لکھتے ہیں۔ اگر کسی صیغے کا آخری حرف 'ہ' ہو تو ضمائر متصلہ کا الف بحال رہے گا ورنہ ہر جائے گا۔

سولھواں سبق

ہم سے	ازما	مجھ سے	ازمن	ہم کو	ازمن	مارا	مجھ کو	سرا
تم سے	ازشما	تجھ سے	ازتو	تم کو	ازتو	شمارا	تجھ کو	نزار
اُن سے	ازوشاں	اُس سے	ازو	اُن کو	ازو	اوشاں	اُس کو	اوراں

فائدہ پر معلوم کر کہیں کہ را، ز، و، ر، ہ، ان لفظوں کے معنی ایک حرف ب میں پائے جاتے ہیں، جیسے بجانہ، گھریں۔ بمن، مجھ کو بخدا، خدا۔۔۔ پاپے غویش، اپنے پاؤں پر۔۔۔ جب اس قسم کے حرف ب کو لفظ سے جدا کھنچا جائے تو اس کے ساتھ حرف لگا ضروری ہے۔ مثال اس کی اور حرف م، ت اور ش کی استاد نے علوم کر سکتے ہیں۔

[illegible]

شعرِ صواب سبق

قاعدہ: فعل میں زمانے ہوا کرتے ہیں۔ ماضی، حال، مستقبل۔ ماضی گزرے ہوئے وقت کو، حال موجودہ وقت کو، اور مستقبل آنندہ وقت کو کہتے ہیں۔

قاعدہ: مصدر کا آخری حرفینے ن کال کو ضما متصلہ بے الف لکیر ماضی مطلق کی گزراں بتی ہے

ماضی مطلق	واحد	آمد	میں آیا	آمدی	تو آیا	آمد	وہ آیا
ماضی جمع	آمدیم	ہم آئے	آمدید	تم آئے	آمدند	وہ آئے	

قاعدہ: یاد رکھنا چاہئے کہ ہر واحد غائب کے صیغے میں ضمیر مستتر رہا کرتی ہے اور ضمائر متصلہ میں جو آد وال یا قبل مفتوح داخل ہے یہ مضارع واحد غائب کی ضمیر ہے۔

قاعدہ: صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر میں حرف او ضما متصلہ مع الف لکیر ماضی مطلق بنا کر

ماضی مطلق	واحد	آمدہ ام	میں آیا ہوں	آمدہ ای	تو آیا ہے	آمدہ ات	وہ آیا ہے
ماضی جمع	آمدہ ایم	ہم آئے ہیں	آمدہ اید	تم آئے ہو	آمدہ اند	وہ آئے ہیں	

قاعدہ: "ماضی بعید" بنانے کے لئے "صیغہ واحد غائب ماضی مطلق" کے بعد حرف و اور لفظ پوز زیادہ کر کے ضمائر متصلہ بے الف لکیر لگاتے ہیں۔

ماضی بعید	واحد	آمدہ بودم	میں آیا تھا	آمدہ بودی	تو آیا تھا	آمدہ بود	وہ آیا تھا
	جمع	آمدہ بودیم	ہم آئے تھے	آمدہ بودید	تم آئے تھے	آمدہ بودند	وہ آئے تھے

فائدہ: "مطلق" بے قید کو، "قریب" نزدیک کو اور "بعید" دور کو کہتے ہیں۔

قاعدہ: واضح ہو کہ فارسی افعال میں تذکرہ و تائید یکساں ہے، جیسے آمد میں آیا، میں آئی۔ آمدہ ام، میں آیا ہوں میں آئی ہوں (آمدہ بودم، میں آیا تھا، میں آئی تھی)۔

اٹھا سوال سبق

آموختن	سیکھا	پڑھنا	سمجھنا	شدن	ہونا	جانا	گم کردن	گھوٹانا
افتادن	گرنا	ترسیدن	ڈرنا	کشتن	بونا	مردن	مڑنا	
اندوختن	جمع کرنا	خواستن	چاہنا	گذشتن	چھوڑنا	نشستن	بٹھینا	
برون	لے جانا	خواندن	پڑھنا	گردانیدن	پھرانا	نوشتن	لکھنا	
برگزیدن	قبل کرنا	دانستن	جاننا	گرد کردن	جمع کرنا	نوشیدن	پینا	
بودن	ہونا۔ رہنا	رسانیدن	پہنچانا	گردیدن	پھرنا	مشتن	چھوڑنا	
پرسیدن	پوچھنا	رفتن	جانا	گشتن	پھرنا۔ ہونا	یا رفتن	پانا	

انیسواں سبق

خداے تعالیٰ ہمہ جا حاضر ست۔ اول او بود کے نہ بود۔ او ہم جہاں را پیدا کر د۔ نیست بودیم کہ او مارا د جہاں آورد و او از مہربانی ایماں داد۔ شکر احسان اوست کہ او مارا دین محمدی بخشید (صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم) و قرآن داد و راہ حق آموخت۔ دانستن احکام او برا فرض ست۔ عاقلے را پر سیند کہ نیک بخت کیست و بد بخت چیست؟ گفت: نیک بخت آن کہ خورد و کشت و بد بخت آن کہ مژد و ہشت۔ رحم آوردن بر بد آن ستم ست بر نیکان۔ آدمی ست او کہ خورے حیوانات نیا موخت۔ چوں راہ نیک را بہر ہشت مشہور ست پس بر ہم راہ رفتن را ضرر و ست۔ چوں سزلے سخت سزاے خدا صاحب ست پس بندگاں را از و ترسیدن واجب ست

چوں بلاے بزرگ بلاے قرض ست پس دور کردن او بر ما فسخ است
 گریہ سیاه پیر زید را که گشت پیر دای سفید را بے مسجد که خراب کرد
 شتر مست برادر زید بگرد کتاب تو کجا افتاده بود؟ پدرم از مهربانی این کتاب
 مرا انعام داد من از صبح تا این دم بیچ نه خوردم. تو در مدرسه سخت فتنه می گنجی،
 ازین سبب استاد ترا سخت سزا داد تا این وقت کجا رفته بودی؟ کتاب تو بجان تو
 رسانیدم. پدر من گفت که بیمار بودی من از بیچ نه پرسیدم من بدوازه تو نشسته بودم
 از من بیچ کس چیس نه پرسید بر خور دار من برے تو این سبق آسان نوشته ام.

بیسواں سبق

آسانش	آرام	پس	پچھے	دستار	چرٹی	گدا	فقیر
از بہر	واسطے	پیش	آگے	دوش	کاندھا	لبادہ	بارانی
الحال	اب	تعزیت	نام پرسی	سعی	کوشش	لجام	لگام
امروز	آج	تہنیت	مبارکبائی	شوہر	خاندن	لنگ	لنگرا
اندرون	اندر	چند	تھوڑا	عفو	بخشش	ماہ	چکانہ
بادشاہ	کوئی بادشاہ	چندے	کئی روز	غناں	باگ	مع	سمیت
بار	بوجھ	جسرت	پچھتاوا	فردا	کل	ناگاہ	یکایک
بازی	کھیل	خجل	شرمندہ	کمر	بہرا	نزد	نزدیک
باید	چاہئے	خندہ	ہنسی	کلاہ	ٹوپی	ہر کہ	جو کوئی
پارہ	ٹکڑا	خود	آپ	کور	اندھا	ہر گاہ	جب

ایسواں سبق

نامت چیت و پدر کیست؟ مکان تو کجاست؟ چرا آمدہ ای؟ امروز کجا رفته بودی؟
 شاید برے بازی کردن رفته بودی. امروز خطاے تو بخشیدم. انکوں ترا معاف کردم.
 امروز چہ نوشتی و کتاب تو کجاست؟ امروز اندرون باغ رفته بودی؟ نہ صبا، امروز
 تادربوستان نہ رفته ام. کتابش پس میرا افتاده است و او با دیگر اطفال در بازی و
 خندہ مشغول ست چرا آمدہ اید؟ از بے شماریں تحفہ آورده ام قبول ست؟ پس
 چشم قبول کردم. کجا رفته بودید کہ از یک تہ شامرا ندیدہ ام از پدر شما ملاقات کردم و احوال
 شما ازو شناس پرسیدم لیکن او شناس بیچ نہ گفتہ مال ز بہر آسانش عمر ست نہ عمر ز بہر گرد
 کردن مال. دو کس بیچ پیورہ ہرندو سچی بے فائدہ کردند یکے آں کہ مال اندو نہ خوردو
 دیگر آں کہ علم آموخت عمل نہ کرد. دو کس مردند و شتر بردن آں کہ شت نہ خورد و آں کہ دانست نہ کرد
حکایت۔ روزے بادشاہے مع شہزادہ بشکار رفت چوں ہوا گرم شد، بادشاہ
 و شہزادہ لبادہ خود را بردوش مسخرہ نہادند۔ بادشاہ بسم کہ دو گفست، اے مسخرہ بر تو
 باریک خرست؟ جواب داد بلکہ بار دو خرست۔

حکایت۔ شخصے مرتبہ بزرگ یافت۔ دوستے برے تہنیت پیش اورفت
 آں شخص پرسید کیستی و چرا آمدہ ای؟ دوست شتر مندہ گردید و گفست، من
 دوست قدیم تو ام، برے تعزیت نزد تو آمدہ ام بشنیدم کہ کور شدہ ای۔
حکایت۔ گدے بردارہ تواتنگے رفت و سوال کرد از اندرون خانہ جواب
 آمد کہ بی بی دختائست گدا گفست، پارہ ناں سوال کرد بی بی رائہ تو آتم کہ چنیں ہوا یا فتم

پایسوا سبق قاعدہ ہ۔ ماضی طلق پر ہی باہمی لگائیں ماضی ناقص یا استمراری ہوتا

ماضی ناقص واحد	می فرم	میں جاتا تھا	میں فرمٹی	تو جاتا تھا	میں گفت	وہ جاتا تھا
استمراری جمع	میں فرم	میں جاتے تھے	میں فرمیتے تھے	تو جاتے تھے	میں گفتے تھے	وہ جاتے تھے

قاعدہ ہ۔ ماضی ثانی کے مضارع ماضی طلق واحد ماضی بعثرۃ اور لفظ باش حاضر مضارع الف مضارع جاتے

شکی واحد	گفتے ہاں	میں جاتا ہوں	گفتے ہاں	تو جاتا ہوں	گفتے ہاں	وہ جاتا ہوں
ماضی جمع	گفتے ہاں	میں جاتے تھے	میں فرمیتے تھے	تو جاتے تھے	میں گفتے تھے	وہ جاتے تھے

قاعدہ ہ۔ لفظ خواہ مع ضمائر متصلہ ماضی طلق واحد مضارع جاتے اور مضارع جاتے

مستقبل واحد	خواہ	میں کہوں	خواہ	تو کہے گا	خواہ	وہ کہے گا
فعل جمع	خواہ	میں کہیں گے	خواہ	تو کہو گے	خواہ	وہ کہیں گے

تیسوا سبق قاعدہ ہ۔ ماضی ثانی کے مضارع ماضی طلق واحد مضارع جاتے اور مضارع جاتے

آفرین	پیدا کرنا	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف
آفرین	پیدا کرنا	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف

آفرین	پیدا کرنا	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف
آفرین	پیدا کرنا	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف

آفرین	پیدا کرنا	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف
آفرین	پیدا کرنا	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف

آفرین	پیدا کرنا	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف
آفرین	پیدا کرنا	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف	بظرف

پہل سبق

برخوردارین از محبت جاہلان اختر از خون بہتر ست و از چہیں کساں تقریر کردن و سخن گفتن مناسبیت از دوستی کجنگاں کارہ باید بود و با او شال مشارکت کردن نادانی ست۔ در وقت مصیبت صبر باید کرد۔ در کار نیک جہد کردن و محنت و سعی بکار بردن مرد را لازم ست۔ در ہمسہ حال مزاج کردن منع ست۔ احوال بیکار از حکیم پوشیدہ داشتن احمق ست۔ تو سخن مین سخن خود قطع کردی، آخر خجل گردیدی۔ اور مجلس با بغیر اجازت مداخلت کرد، ازین سبب سترے خود یافت۔ فردا روز جمعہ است۔ ما ہمہ برے گرفتن بلبلان بہ انوار باغ خواہیم رفت۔ اگر بغیر اجازت آں پیر مرد باغ او خواہید رفت او شمارا بہ پیش استاد خواہد برد۔ بندہ لبادہ خود را بر شاخ ایں درخت نہادہ بود۔ او سخن من ہم کردن نتوانست۔ برادر تو از بہر من ایں شاخ ترا شیدہ لیسکن ایں زن اور منع کرد۔

حکایت

شخصے از افلاطون پرسید کہ سالہاے دراز در جہاں سفر دیار کردی در دریا چہ عجائب دیدی ہ گفت عجب ہماں بود کہ از دریا بجاہ سلامت رسیدم۔

حکایت

شخصے دستار درویشے گرفت و گریخت۔ درویش بگورستان رفت و نشست۔ مردمان او را گفتند کہ ایں شخص دستار ترا بطرف باغ برد، تو در گورستان چرا نشسته ای ہ گفت او نیز آخراں جا خواہد آمد، ازین سبب ایں جا نشسته ام۔

پچیسواں سبق

ز سفر تا خ شیم
اس فقرے میں گیارہ حروف ہیں۔ علامت مصدر پہلے مذکور حروف میں سے کوئی نہ کوئی حرف ضرور آ کر رہے پس علامت مصدر کو

دور کر کے اس حرف کو نکال دینے یا بدل دینے کوئی حرف زیادہ کرنے سے امر بنتا ہے چنانچہ

۱۔ ز ہو تو علامت مصدر کو نکال کر حرف ز زیادہ کرنا چاہئے مثلاً زدن مارنا۔ زن مار۔

۲۔ س ہو تو اس مصدر سے امر بنانے کے کئی طور ہیں۔

پہلا۔ اس حرف کو نکال دیتے ہیں جیسے زیستن جینا۔ زی جی گزیتن رونا گری۔ وغیرہ

دوسرا۔ س کو حرف ت سے بدلتے ہیں مثلاً آراستن استوارنا۔ ارے استوار۔

پیراستن استوارنا۔ پیراے استوار۔

تیسرا۔ س کو حرف ق سے تبدیل کرتے ہیں۔ چنانچہ خواستن چاہنا۔ خواہ چاہ۔

کاستن گھٹانا۔ گھٹنا گھٹ۔ جتن کودنا۔ جہ۔ کود۔

چوتھا۔ س کو حرف و سے بدلتے ہیں۔ جیسے جستن دھونڈنا۔ جو دھونڈ۔

شستن دھونا۔ شوے دھو۔

پانچواں۔ س کو حرف ن سے بدلتے ہیں مثلاً شستن توننا۔ شستن توننا۔ ٹونٹ وغیرہ

چھبیسواں سبق

۳۔ اگر حرف ف علامت مصدر سے پہلے ہو تو اس مصدر سے امر بنانے کے تین طریق ہیں

پہلا۔ اس کو حرف ب سے بدلتے ہیں جیسے شافتن دورنا شتاب دور یا قتن پانا۔

یاب پا۔ کو قتن ٹھکانا۔ کو ب ٹھوک۔

دوسرا۔ اس کو و سے بدلتے ہیں مثلاً شستن شونا۔ شون۔ رفتن بماندہ۔ جا۔

تیسرا۔ اس حرف کو قائم رکھتے ہیں۔ جیسے شگافتن پیرنا شگاف پیر۔ بافتن بُنا۔ باف بُن

۴۔ اگر حرف ر ہو تو فقط علامت مصدر کو گرا دینے سے امر بنتا ہے مثلاً افشارن پھڑنا۔

افشار پھڑنا۔ افسردن کھلانا۔ افسر کھلا۔

۵۔ اگر حرف ن ہو تو علامت مصدر کو نکال دینے سے امر بنتا ہے مثلاً بُجھانا بُشنا۔ بُجا۔

۶۔ اگر حرف آ ہو تو اس کو دور کر دینے سے امر بنتا ہے جیسے استادن کھڑکھڑنا۔ است کھڑکھڑ۔ وغیرہ

ستائیسواں سبق

۷۔ اگر حرف خ ہو تو امر بنانے کے لئے اس کو حرف ر سے بدلنا چاہئے جیسے انداختن ڈالنا۔

انداز ڈال۔ افروختن روشن کرنا۔ افروز روشن کر۔ گرختن بھاگنا۔ گریز بھاگ۔

۸۔ اگر حرف و ہو تو اس کو آ سے بدلنا چاہئے مثلاً کشودن کھولنا۔ کشا کھول۔

بکشودن بکھشنا۔ بکشائے بکش۔

۹۔ اگر حرف ش ہو تو اس کو حرف ر سے بدلتے ہیں۔ جیسے شگاشتن لکھنا۔ لکھا لکھ۔

۱۰۔ اگر حرف تے ہو تو علامت مصدر سمیت اس کو نکال دینا چاہئے مثلاً بافیدن بُنا۔

باف بُن۔ خیزیدن اٹھنا۔ خیز اٹھ۔ شگافیدن پیرنا شگاف پیر۔

۱۱۔ اگر حرف م ہو تو اسے حرف ت سے تبدیل کرتے ہیں۔ جیسے آمدن آنا۔ آے آ۔

اطلاع

مخفی نہ رہے کہ یہ قاعدے جو لکھے گئے ہیں اکثر زبانوں اور تمام مصادر قیاسی کلمات ہیں جن کو ان کے سوا کوئی ایک معیار ہی جو قیاسی اور مقتضی ہیں جن سے امر وغیرہ قاعدوں کے موافق نہیں بن سکتا۔ آپ استاد سے دریافت کریں کہ ضروریات سے ہے مگر ان باتوں کو آپ مفصل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو صرف حسین علی اور تشریح المصادر دیکھئے۔

تعارف :- اے زائد جب کسی ایسے صنف کے ساتھ الحاق کریں جس کا حرف مضمر ہو تو اس مضمر دینا چاہئے جیسے گفت بجھت کہو بگھو وغیرہ اگر اس حرف پر ضمر نہ ہو تو اے مذکور ہمیشہ مکسور ہمارے میں مثلاً حرف زرفت و زہد (گفت بجھت گہر بچہ)۔

قاعدہ ۱۰: اگر صیغہ ارم مخرج: یا اکر قبلی بنا دے عزت کا ثبوت کیا اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔
 قاعدہ ۱۱: جب کسی صیغہ کا حرف الف ممدود ہو، اس پر ایسے لایذا "میم" ہی لگا کر
 تو اس صیغہ کا ایک الف حرف سے بے بدلنا جائے مثلاً کومز، کاموز، میاموز وغیرہ۔

فائدہ :- الف مجرد اصل میں "دو الف" ہیں۔

فائدہ: اگر کسی نے امر پر غلطی داخل کرے تو امر مدامی حال ہوتا ہے امر مذموم ہوتا ہے۔

نافع ہے۔ امر کے آخری حرف پر "فتح" کی حرکت کے لئے "نا" مرقفہ کے قبل لائیں تو مضارع صیغہ بنتے ہیں "صیغہ مضارع" وہ صیغہ ہے جس میں حال استعمال دونوں کے معنی ملتا ہے۔

واحد	رُوم	میں جاؤں	روی	تو جائے	رُود	وہ جائے
جمع	رویکم	ہم جاؤں	رویہ	تم جاؤ	رُوند	وہ جاؤں
واحد	گویم	میں کہوں	گوئی	تو کہے	گوید	وہ کہے
جمع	گویم	ہم کہیں	گوئید	تم کہو	گوئند	وہ کہیں

مضارع فعل	واحد جمع	خورد خورید	خورد خوردند	آید آیند	آید آیند
مضارع فعل	واحد جمع	ترسم ترسیم	ترسد ترسند	آورد آورند	آورد آورند
مضارع فعل	واحد جمع	نهد نهند	نهد نهند	انگیزی انگیزید	انگیزی انگیزند

انتیسواں سبق

قاعدہ :- اگر مضارع لفظ می یا تمی لکھیں تو فعل حال بنتا ہے۔

واحد	می گویم	میں کہتا ہوں	می گوئی	وہ کہتا ہے	می گوید	وہ کہتا ہے
جمع	می گوئیں	ہم کہتے ہیں	می گوئید	تم کہتے ہو	می گوئید	وہ کہتے ہیں
واحد	می کنم	میں کرتا ہوں	می کنی	تو کرتا ہے	می کنند	وہ کرتا ہے
جمع	می کنیم	ہم کرتے ہیں	می کنید	تم کرتے ہو	می کنند	وہ کرتے ہیں
واحد	می دارم	میں دارا ہوں	می دارد	میں دارا ہوں	می دارند	میں دارا ہوں
جمع	می دارید	میں دارا ہوں	می دارند	میں دارا ہوں	می دارند	میں دارا ہوں
واحد	می دهم	میں دہی	می دهد	میں دہی	می دهند	میں دہی
جمع	می دهید	میں دہی	می دهند	میں دہی	می دهند	میں دہی
واحد	می خورم	میں خوری	(می خورم)	میں خوری	می خورند	میں خوری
جمع	می خورید	میں خوری	(می خورید)	میں خوری	می خورند	میں خوری

لکین، ایک، اما، و	سوائے، مگر، جز، غیر، غیر از	ہاں، اے، ہمیں، اللہ، یا، اور، یا	نہ، نا، نہ، نہ، نیست
حروفِ مذاکر	حروفِ استثناء	حروفِ تہیہ	حروفِ نفی

اگر، مگر، چون، چو	وار، آسا، ساں، چون، چو	زیر، اگر، مگر	ہاں، ارہ، نہ، نہ، شباباش، مرجا
حروف شرط	حروف تشبیہ	حروف تعلیل	حروف تحسین

کلام کہ ایکست چہ چیت ایچو نہ چہ
 بے اکے ہم نینرے یا ا البتہ ہرگز
 حرف اکات حرف عطف حرف ذرا حروف تکیہ
 حروف استفہام

[illegible]

سینتیسز وال سبق

هر که کلمه کفر ندادند که کلمه کفرست کافر شود
ایم رسول ایم مام و صفای مصالیه صیغه مضارع کاف بیانیه رابط زمانی ایم قابل شنیدنی

کہ کہ در قوال بیعیال شک زد کا فر شود۔ ہر کہ قصد کند بکفر یا دیگرے از فایاد کفر، کا فر شود۔ اگر
چیکہ گفت کہ فعلیے تو مسلم نہ چنان کہ تو بر من تم کردی او کا فر شود۔ ہر کہ سنت را از سنتہاے
بیغیر باصلے علیہ السلام و اصحاب و ائمہ منکر شود کا فر گردد۔ ہر کہ اہل احرام داند یا احرام اہل
پند را کا فر شود۔ ہر کہ دشمن دارد علما شریعت را خوف کسرت اگر کہ خیرات از مال اہل کند
را امید ثواب را کا فر شود۔ اگر کہ سوال کند از بچے کہ تو غیب می دانی و او جواب ادا کئے
س او کا فر شود۔ اگر کہ کفر گوید و دیگر بجنہد پس خندہ کنند وہم کا فر گردد۔

مو	بال	لب	ہونٹ	پستان	پچی	جگر	کلیہ
تک	تال	زخ	ٹھڈی	مازو	بندہ ڈنڈ	ناف	توڑی

ابرو بکوں زخاں ٹھوڑی آرنج کہنی سریں چوڑ
چشمہ آنکھ گوشہ کان دست ہاتھ زانو سریں گھٹنا

پیشانی	چشم	پستی	زمره گوش	لواکی	کف دست	تهیجلی	ساق	پیشانی
پشت	مردم چشم	نارنگی	بومتن	مخچه	انگشت	انگشت	ما	اُردو

بی بی
 رخساره
 گل
 ریش
 دانه
 زنگنه
 انگه
 کف پا
 تلو

دہن سہہ دوس پست پیٹ شکر پیٹ استخوان ہڈی

دہلاں	ہفتہ	یک	۵	۱	۸	۱۵	۲۰
سنبھہ	ہفتہ	یک	۵	۱	۸	۱۵	۲۰

پاکستان	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
دوشنبہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱

[illegible][illegible]

سہ ہندوستان کے لئے اور آج انہی میں کے لئے۔ اگر اچھا اور پیٹھ کیا اٹھ جائیں تو وہ انہی کے لئے اور آج انہی میں کے لئے۔ مسٹر جی ۵۴۔

چالیسواں سبق

آداب سخن گفتن

باید کہ بسیار نہ گوید۔ سخن دیگر سے سخن خود قطع نہ کند۔ اگر خود برائے اظہار نہ کند تا کہ اس سخن پر تمام رساند۔ و چیز سے را کہ از غیر پوسند جواب نہ گوید۔ اگر سوال از چنانے کند کہ او داخل حال جماعت بود برایشان سبقت نماید۔ و اگر کسی بکتاب مشغول شود و او بہتر از او جواب قادر بود کہ بتنا اس سخن تمام شود پس جواب خود بگوید برو چہ کہ بہر مقدم طعن نہ کند۔ در محاورت کہ بہ حضور او میان دو کس رود غرض نہاں و اگر از پوشیدہ دارند استراق سمع نہ کند و تا اورا با خود دران مشارکت نہ دہد نہ افلاحت نہ کند۔ و با بہتر ان سخن بہ کیا نہ گوید۔ و آواز نہ بلند کند نہ آہستہ بلکہ اعتدال نگاہ دارد۔ و اگر در سخن او غشی خاموش افتد و بیان اس بہ مثال ہائے واضح چہ کند و الا شرط یکجا زنگاہ دارد و الفاظ غریب و کنایات نامستعمل بکار نہ دارد و سخن کہ بہ او تقریر می کنند تا تمام نہ شود بہ جواب مشغول نہ گردد۔ و اس چہ خواہ گفت تا در خاطر مقدر نہ گرداند و نطق نیارد۔ و سخن بکثر نہ کند کہ بران محتاج شود۔ و قلی و ضجرت نہ نماید۔ و خش و شرم لفظ نہ برد۔ و اگر عبارت از چیزیے فاجش مضطر گردد بہ سبیل تعریض و کنایہ کند۔ و ازال مزاح نہ کند۔ و در ہر مجلس سخن مناسب اس مجلس گوید۔ و در انائے سخن بہرست چشم و ابرو اشارہ نہ کند کہ حدیثیے کہ اقتضائے اشارتے لطیف بکند کہ اس را بہر وجه پسندیدہ ادا نماید۔ و در راست دروغ با اہل مجلس خلاف لمحا جہ نور ز خواصۃ با بہتر ان و سفیہاں۔ و کہے کہ الحاح با و مفید نہ بود۔ و الحاح نہ کند۔ و اگر در ناظرہ و محاورہ طرف خصم را رجحان یا بہ انصاف بدہد و از

مخاطبہ عوام و کودکان و دیوانگان و مستان تا تواند اختر از کند۔ و سخن باریک با کسی کہ فہم نہ کند نہ گوید۔ و لطف در محاورہ نگاہ دارد۔ و حرکات و افعال و اقوال پہنچ کس را بہ قبح محاکات نہ کند۔ و سخنی ہائے موشش نہ گوید۔ و چوں در پیش مہتر رود ابتدا بسخنے کند کہ بہ حال ستودہ دارند۔ و از غیبت و نمائی و بہتان و دروغ گفتن بجنب کند چنان کہ بہ پہنچ حال بدلان تمام نہ نماید۔ و با اہل اس مراخت نہ کند و از انان کاہہ باشد و باید کہ شنیدن او از گفتن بیشتر بود۔ از چہ کہ پسید نہ کہرا استماع و از نطق تو بہیادہ است۔ گفت نیز کہ مرا دو گوش دادہ اند و یک باں، یعنی دو چشمان کہ می گوئی، می شنود۔

رباعیات

- نسخہ ہر عیب یہ پاک ہوا اللہ کے • تاملہ و اور بھی غمناک ہوا اللہ کے
- صدقے ان سخاں پاک کے منظر میرا • پٹھکے اس نسخے کو چالاک اللہ کے
- اوقات عزیز کو گنوا نا کیا ہے • سستی کو کر دوڑ بہر سانا کیا ہے
- کچھ فضل و کمال جملہ سکھو یا • تم جاننے ہو طور زمانا کیا ہے
- مت کیل تنہا میں وقت کھو یا • بے عملی کو دیکھ اپنی رو یا
- جاہل میں جس میں خواب کیسے • دنیا کو تو آنکھ اٹھا کے بکھیا یا
- یہی تیر تو ہوا کرتے ہیں یا قولے لگے • یہی غور شد کے قبول نظر گر ہو جائیں
- قابل دید نہ تیری تانیفیں کیوں • حضرت پید کے قبول نظر گر ہو جائیں

تمت

عرض حال ۴۸۶

ترميمات البعوض اللطيف
٩٣ — — — ١٣٣

ملاحظہ ہو بعض الفاظ کو حذف کیا گیا جو سب سے پہلے اس خط میں مذکور ہیں، تو تفسیر حاضر اور تفسیر غائر
مختلف کیا گیا اور اس کو نقش میں ظاہر کیا گیا اور وہ ضائقہ کے ساتھ جمع ضمائر کے بارے میں بھی اس کی تصریح ہو چکی ہے
سبق خط میں قاعدہ لفظ غائر سے تفسیر حاضر غائب پر زیادہ کریں تو مستقبل کو تفسیر غائب پر زیادہ کریں
سبق خط میں اس لحاظ سے کہ حذف کیا گیا اس لئے کہ سبق خط میں یہ لفظ موجود ہے اور سبق خط سے پہلے اس کا کسی خط
میں استعمال نہیں ہوا سبق خط میں یہ لفظ قاعدہ کو حذف کیا گیا اس لئے کہ سبق خط میں اس کا ایک خط میں اس لفظ کا استعمال
ہوا ہے اور اس کی تفسیر سے سبق خط میں اس لفظ کا اضافہ کیا گیا۔

۱۰۔ چند الفاظ کے معانی میں خفیف تبدیلیاں کی گئیں۔

عمر مدین کلام کے لیے عہدولایت دی تھی، ان سب کو چاہیوں دیکھا گیا۔
 عسکر طریقی نے دراج میں تین کا خاص کاڑ رکھا تھا، اس کو چکر محسوس کیا جا سکتا ہے، ہندوؤں کا
 درج ذیل ہے:۔ سبق غلام کو سو فیصد مفت اور مصافحہ صاف لے کر مثال سبق میں خاص ہندو مفصلہ اور اضافہ
 متعلقہ سبق کے اور سبق مثلاً میں مھو کی دھوئیں کی تقسیم کے لیے کر دینا شرط ہے، یہی سبق ۲۸ میں آج کی اور
 مستقبل کی گواہی پر غور کیا جائے کہ سبق ۲۸ اور سبق ۲۹ میں گواہی شرط ہے یہی سبق ۲۸ اور سبق ۲۹ کے لیے
 متنازعہ کیا گیا، سبق ۲۸ کی ترتیب درست کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی معمولی ترتیب کی گئیں۔

